سلسلہ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۲۷۹

سیرت کاظمیہ

چوتھا ایڈیشن

از قلم

آیت اللہ العظمیٰ

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ ۳

قیمت بہ ۱۰۵۰

Presented by Ziaraat.Com

التجا

سورۂ فاتحہ پڑھکر اس کا ثواب عابد طباطبائی کے مرحوم والدین بھائی بہنوں اور بھانجیوں کو بخش دیں

تعارف

مصائب حسینی میں پانی کی بندش اور شدت تشنگی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ افسوس ہے کہ کچھ عرصہ سے ایک طبقہ اس مسلّم مسئلہ کو اختلافی بنانے کی کوشش میں مصروف ہے۔

سرکار سید العلماء مدظلہٗ کا یہ مقالہ جو اس سے قبل متعدد اخباروں میں شائع ہو چکا ہے اور اب امامیہ مشن کی جانب سے کتابی طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس واقعہ کو مسلّم و متفق علیہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ خداوند عالم سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو غیبت اور بہتان کے عذاب سے بچائے۔

خادم ملت

عابد طباطبائی

دسمبر ۱۹۹۳ء

انریری سکریٹری امامیہ مشن

آرام گاہ سید العلماء مولانا علی نقی رہ

عقب مسجد تحسین چوک

لکھنؤ



سرکار عمدۃ العلماء رطاب ثراہ اور بنے صاحب مرحوم

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علیٰ سید المرسلین

وآلہ الطاہرین

کربلا یا زمین کرب و بلا پر شہید راہ حق حضرت امام حسینؑ نے جو مصائب برداشت کئے وہ تاریخ انسانی میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ فرزند رسولؐ نے حفاظت اسلام کے لئے جن مظالم کا مقابلہ کیا ان کا تصور بھی انسان کے لرزہ اندام کرنے کیلئے کافی ہے۔

ان تمام مصائب کے دفعیہ پر قدرت کے باوجود صرف اصول کی خاطر، صرف حق کی حفاظت کے لئے، صرف دین خدا کے قائم رکھنے کی غرض سے اٹھانا اور ایک لمحہ کے لئے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دینا، صرف حسینؑ کا کام تھا۔ زیر تحریر سطور میں صرف ایک مصیبت کا تذکرہ مقصود ہے۔ جو مصائب مظلوم کربلا میں ایک خاص نمایاں حیثیت رکھتی ہے اور وہ "پیاس" ہے۔ خود اپنی پیاس، پھر اصحاب و انصارؓ کی پیاس، اور پھر اعزا و اقربا کی پیاس اور پھر چھوٹے چھوٹے بچوں کی پیاس، یہ وہ مصیبت تھی جسے حضرت امام حسینؑ کے مصائب میں ہمیشہ ایک نمایاں حیثیت حاصل رہی، اور اس وقت بھی مستقل طور پر حاصل ہے۔

(۱)

حضرت امام حسینؑ پر پانی بند کئے جانے کی پیش بندی اسی وقت ہو گئی کہ جب دوسری محرم کو ابن زیاد کا قاصد حر کے پاس پہنچا اس مضمون کا خط لیکر کہ لازم ہے کہ جہاں پر تم کو یہ خط پہونچے وہیں پر حسینؑ کو آگے بڑھنے سے روک دو۔ اور انھیں ایسی جگہ قیام کرنے پر مجبور کرو جہاں آب و گیاہ موجود نہ ہو اور نہ کوئی قلعہ جائے پناہ ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

اس کا نتیجہ تھا کہ حر سدِ راہ ہوا اور جب امامؑ نے فرمایا کہ ہم کو ذرا آگے بڑھ کر اس قریہ میں قیام کرنے دو جس کا نام "عاضریہ" ہے یا اس دوسرے قریہ میں جس کا نام "شفیہ" ہے تو حُرؑ نے کہا کہ مجھے اس کا اختیار نہیں ہے۔ مجھے تو حکم ہے کہ میں آپ کو ایسے چٹیل میدان میں اتاروں جہاں آب و گیاہ نہ ہو۔ مظلوم کربلاؑ آخر کربلا میں قیام کرنے پر مجبور ہو گئے۔

(الاخبار الطوال ص ۲۴۹)

(۲)

حضرت امام حسین علیہ السلام کے خیام کو نہر سے دور بپا کرانے کی کوشش جس منصوبہ کی تکمیل کے لئے تھی وہ ساتویں محرم کو پورا کر دیا گیا جب ابن زیاد کا خط عمر سعد کے پاس آیا کہ امام حسینؑ پر پانی بند کر دو۔ اور ایک قطرہ ان تک پہونچنے نہ پائے ابو حنیفہ دینوری نے لکھا ہے: وذالک قبل مقتلہ بثلثۃ ایام فمکث اصحاب الحسین عطاشی۔ یہ حضرتؑ کی شہادت سے تین دن پہلے کا واقعہ ہے اس کے بعد سے اصحاب امام حسینؑ پیاسے رہے۔ (الاخبار الطوال ص ۲۵۶)

(۳)

اب حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل حرمؑ اور اطفالؑ کو جو شدت عطش کی سخت تکلیف برداشت کرنا پڑی اس کا مظاہرہ برابر ہوتا رہا فطری تاثرات کی تحریک سے بھی اور دشمن کے جذبۂ انسانیت کی آزمائش اور دنیا کو اس کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے کا موقع دینے کے لئے بھی مختلف صورتوں سے۔

(۱)

کبھی بریر ہمدانی کی تقریر جو "ابصار العین فی انصار الحسینؑ" میں ذیل کے الفاظ میں نقل کی گئی ہے: لما بلغ من الحسینؑ العطش ما شاء اللہ ان یبلغ استاذن بریر الحسین علیہ السلام فی ان یکلم القوم فوقف قریبا منھم ونادی ان اللہ بعث بالحق محمدؐ البشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا

منیرا وھذا ماء الفرات تقع فیہ خنازیر السواد وکلابھا وقد حیل بینہ وبین ابن رسول اللہ افحزاء محمد ھذا فقالوا یا بریر قد اکثر الکلام فاکفف فواللہ لیعطش الحسینؑ کما عطش من کان قبلہ۔ جب امام حسینؑ کی پیاس اس انتہائی درجہ تک پہنچی جسے اللہ ہی جانتا ہے تو بریرؓ نے امام حسینؑ سے اجازت چاہی کہ وہ اس جماعت سے جا کر گفتگو کریں چنانچہ وہ جا کر ان کے نزدیک کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا کہ اللہ نے حضرت محمد مصطفےٰ کو حق کی تبلیغ کے لئے بشیر و نذیر، اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے دعوت دینے والا، اور چراغ روشن بنا کر بھیجا (تم ان ہی کا کلمہ پڑھتے ہو) اور یہ فرات کا پانی سامنے ہے کہ جس میں عراق کے سگ و خوک تک گرتے اور لوٹتے ہیں لیکن اس کو فرزند رسولؐ سے روک دیا گیا ہے۔ کیا حضرت محمد مصطفےٰ کا یہی صلہ تھا؟ ان لوگوں نے کہا اے بریر بس تم بہت باتیں کر چکے بخدا حسینؑ اسی طرح پیاسے رکھے جائیں گے جس طرح اس کے پہلے عثمان کو پیاسا رکھا جا چکا ہے۔

(۲)

کبھی حُرؑ نے جو فوج دشمن سے جدا ہو کر آیا تھا تھوڑی دیر کے قیام میں جو حضرت امام حسینؑ کے پاس ہوا اس تکلیف کا احساس کیا اور فوج دشمن کے سامنے جا کر وہ تقریر کی جسے مجدد مذہب اثنا عشر علی راس القرن الحادی عشر علامہ مجلسی طاب ثراہ نے بحار الانوار میں حسب ذیل الفاظ میں درج فرمایا ہے۔ جلا تموہ ونساءہ وصبیتہ واصحابہ عن ماء الفرات الجاری الذی یشربہ الیھود والنصاریٰ ویتمرغ فیہ خنازیر السواد وکلابہ فھاھم قد ھدوھم العطش بئسما خلفتم محمدا فی ذریتہ لا سقاکم اللہ یوم الظماء۔ تم نے حسینؑ کو ان کے اہل حرمؑ کو، ان کے بچوں اور ان کے اصحاب کو روک دیا ہے فرات کے بہتے ہوئے پانی سے جسے یہودی اور عیسائی پیتے ہیں اور عراق کے سور اور کتے جس کے اندر لوٹتے ہیں مگر ان لوگوں کی یہ حالت ہے کہ پیاس نے

Presented by Ziaraat.Com

وقصد نحو الفرات فاحاط به اربعة الاف ممن کانوا مرکلین بالفرات
دره مرة بالنبال فکشفهم وقتل منهم علی ما روی ثمانین رجلا حتی دخل الماء فلما
اراد ان یشرب غرفة من الماء ذکر عطش الحسینؑ واهل بیته فرمی الماء الخ۔

امام حسینؑ نے فرمایا جاؤ اور ان بچوں کیلئے تھوڑا سا پانی لاؤ چنانچہ جناب عباسؑ گئے اور ان لوگوں کو نصیحت بھی کی اور ڈرایا بھی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ عباسؑ اپنے بھائی کی خدمت میں واپس آئے اور نتیجہ کی اطلاع دی اسکے بعد بچوں کی آواز کان میں آئی کہ وہ العطش العطش کی آواز بلند کر رہے ہیں بس یہ سننا تھا کہ جناب عباسؑ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اپنا نیزہ لیا اور مشک لی اور فرات کی طرف متوجہ ہوئے۔ چار ہزار آدمیوں نے اس لشکر کے جو فرات پر مقرر تھے آکر گھیر لیا اور تیر برسانا شروع کئے آپ نے انکو ہٹا دیا اور جیسا کہ ایک روایت میں ہے اسّی آدمی ان میں سے قتل کئے یہاں تک کہ فرات کے اندر پہنچ گئے۔ جب چاہا کہ چلو پانی کا پئیں امام حسینؑ اور ان کے اہل حرمؑ کی پیاس یاد آگئی، پانی ہاتھ سے پھینک دیا۔

(۵)

امامؑ اور آپ کے ساتھ آپ کے باوفا فرس کی تشنگی اور اسکے باوجود وفاداری کا ایک حیرت خیز مظاہرہ وہ بھی تھا جب تمام اعزا و اقربا و انصارؓ کی شہادت کے بعد خود امامؑ میدان جہاد میں تشریف لائے اور تلوار لیکر حملہ فرمایا، اور فوج دشمن منتشر ہوئی اس موقع پر علامہ مجلسی طاب ثراہ تحریر فرماتے ہیں:۔

واقتحم الفرس علی الفرات فلما اولغ الفرس براسه لیشرب قال
انت عطشان وانا عطشان واللّٰه لا ذقت الماء حتی تشرب فلما سمع الفرس
کلام الحسینؑ مال راسه فلم یشرب۔

حضرتؑ نے گھوڑا فرات میں ڈال دیا اور گھوڑے کے سر کو پانی کی طرف جھکا دیا کہ وہ پانی پی لے اور فرمایا کہ تو بھی پیاسا ہے اور میں بھی پیاسا ہوں۔ اگر بخدا میں پانی کو

چکھوں گا، نہیں، جب تک تو نہ پی لے گا۔ جب گھوڑے نے امام حسینؑ کا کلام سنا اپنا سر اوپر اٹھا کر لیا اور پانی نہیں پیا۔

(۶)

ایک مظاہرہ اسی عطش کا وہ بھی تھا جب آپ اتمام حجت کیلئے ایک ایک سوال آپ کرتے تھے، اور دشمن اپنی بے رحمی سے انتہائی سخت ناگوار الفاظ میں آپکے سوال کو رد کرتا تھا یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں ایک دفعہ غیرت حق کو جوش آیا ہے، اور اعجاز امامت سے دشمن پانی پانی کہتا ہوا ہلاک ہوا ہے۔

مجلسی طاب ثراہ فرماتے ہیں:۔

وجعل الحسینؑ یطلب الماء وشمر لعنه اللّٰه یقول واللّٰه لا ترده
او ترد النار فقال له رجل الا تری الی الفرات یا حسینؑ کانه بطون
الحیات واللّٰه لا تذوقه او تموت عطشا فقال الحسینؑ اللّٰهم امته عطشان
قال واللّٰه لقد کان هذا الرجل یقول اسقونی ماء فیعرض علیه الماء فیشرب حتی یخرج من
فیه ثم یقول اسقونی قتلنی العطش فلم یزل کذلک حتی مات۔

امام حسینؑ پانی طلب فرمانے لگے اور شمر ملعون جواب میں کہنے لگا، بخدا تم پانی نہیں حاصل کر سکتے مگر یہ کہ (معاذ اللّٰہ) آگ تک پہنچو۔ ایک شخص نے کہا کیوں حسینؑ افرات کی طرف نہیں دیکھتے ہو، یوں چمک رہا ہے جیسے سانپ کا پیٹ، بخدا تم اس پانی کو نہیں چکھ سکتے سوائے اسکے کہ پیاس سے مر جاؤ۔ امام حسینؑ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ خداوندا اسے پیاسا ہی دنیا سے اٹھا۔ راوی کہتا ہے کہ بخدا اس شخص کی حالت تھی کہ وہ کہتا تھا کہ مجھے پلاؤ پانی پلایا جاتا تھا وہ پیتا تھا اتنا کہ منہ سے پانی اگلنے لگتا تھا پھر کہتا تھا کہ پانی پلا دو مجھے پیاس نے مار ڈالا۔ یہی اس کی حالت تھی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا۔

(۷)

حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد مصائب امام حسینؑ کے تذکرہ کو قائم رکھنے

Presented by Ziaraat.Com

والے، اور اس غم کو زندہ رکھنے والے۔ وہ اہل حرمؑ تھے جنھیں حضرتؑ اپنے مقصد شہادت کی تکمیل کیلئے اپنے ساتھ لائے تھے اور ان کی سرکردہ جناب زینب سلام اللہ علیہا تھیں آپ نے شہادت امامؑ کے دوسرے ہی دن گیارہویں محرم کو مقتل شہداءؑ سے اپنے مظلوم بھائی، اور دوسرے عزیزوں کے لاشوں کی طرف سے گزرنے کی حالت میں، جو مرثیہ پڑھا ہے وہ اب تک محفوظ ہے۔ اس مرثیہ میں آپ نے فہرست مصائب میں پیاس کا مستقل حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔ فرماتی ہیں:۔

بابی المھموم حتی قضی بابی العطشان حتی مضی۔ میرا باپؑ نثار اس پر جو مرتے دم تک رنج اٹھاتا رہا۔ میرا باپؑ فدا اس پر جو آخر وقت تک پیاسا رہا۔

سید ابن طاؤسؒ نے "لہوف" میں اور علامہ مجلسیؒ نے بحار میں ان فقرات کو نقل کیا ہے۔

(۸)

اسی کا نتیجہ تھا کہ اس مصیبت کا احساس عزیزوں سے اور حاضر الوقت افراد سے آگے بڑھ کر غیروں تک پہنچا اور انھوں نے جب مصیبت سید الشہداءؑ پر اظہار تاثرات کیا تو پیاس کا خاص طور پر ذکر کیا۔ علامہ سید ابن طاؤسؒ تحریر فرماتے ہیں:

روی ان بعض فضلاء التابعین لما شاھد راس الحسینؑ بالشام حکی نفسہ شھد ان جمیع اصحابہ فلما وجدوہ بعد ان فقدوہ سألوہ عن سبب ذلک فقال لا تروعوا ما نزل بنا وانا اقول۔

جاؤا برأسک یا ابن بنت محمد ۔۔۔ متوشحا بدمائہ مترملا

تابعین کے طبقے میں سے ایک فاضل شخص نے جب امام حسینؑ کے سر کو شام میں دیکھا تو مہینے بھر تک اپنے تمام ساتھیوں سے وہ روکش ہو گئے۔ لوگوں نے جب ڈھونڈھ کر ان سے بلاوات کی اور اس روپوشی کا سبب دریافت کیا تو انھوں نے کہا تم دیکھتے نہیں ہم پر کیا مصیبت پڑ گئی۔ اور یہ اشعار پڑھے۔ اے رسولؐ کے نواسے آپ کا سر یہ لوگ لائے ہیں

(۹)

یہ مصیبت اتنی متواتر، مسلّم اور قطعی تھی کہ دشمن کے سامنے مقام احتجاج میں پیش کیجاتی تھی، اور اسے انکار کی گنجائش نہ تھی۔ چنانچہ واقعہ کربلا کے بعد ابن عباسؓ نے ایک خط لکھا ہے یزید کو جسے ابن کثیر نے کامل میں شقیق بن سلمہ کی روایت سے درج کیا ہے، اور دوسرے اہل سیر نے بھی اسکا تذکرہ کیا ہے۔ اس طولانی خط میں حسب ذیل الفاظ بھی موجود ہیں۔

قد قتلت حسینا وفیان عبد المطلب مصابیح الھدی ونجوم الاعلام غادرتھم خیولک بامرک فی صعید واحد مرملین بالدماء مسلوبین بالعراء مقتولین بالظماء (اقناع اللائم ص۱۵۰)

Presented by Ziaraat.Com

اس طرح کہ وہ سراسر خون میں آغشتہ ہے۔ ان ہی اشعار میں ایک شعر یہ تھا کہ

قتلوک عطشانا ولما یرقبوا ۔۔۔ فی قتلک التاویل والتنزیلا

ان لوگوں نے آپ کو پیاسا شہید کیا اور آپ کو قتل کرنے میں تاویل و تنزیل قرآن کا کوئی پاس و لحاظ نہیں کیا۔

علامہ سید محسن عاملی تحریر فرماتے ہیں کہ ان سرزگ کا نام خالد بن مودان تھا۔ (اقناع اللائم علی اقامۃ المأتم طبوعۃ صیدا ص۱۵۳)

ظاہر ہے کہ یہ وقت وہ تھا جب اہل حرمؑ بھی اسیر تھے، دشمنوں کا ظلم و تشدد اپنی پوری طاقت پر تھا اور واقعات کربلا کے تذکرہ کی اشاعت آزادی کے ساتھ ممکن نہ تھی۔ پھر پیاس کی مصیبت کا تذکرہ اتنا بھی پھیل چکا تھا کہ دمشق کے غیر متعلق اشخاص بھی اس سے واقف ہو گئے تھے۔

یہ بھی کھلی ہوئی بات ہے کہ دمشق میں سر مبارک آغشتہ بخون لایا جانا جس کا ذکر پہلے شعر میں ہے یہ تو مشاہدہ سے معلوم ہو سکتا تھا لیکن پیاسا شہید ہونا جو کربلا کا واقعہ تھا اتنا عام تھا کہ اطلاعات کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا تھا، اور یہ اطلاعات دوستوں ہی کی زبان سے نہیں، بلکہ خود دشمنوں کی زبان سے مشہور ہوئے تھے۔

تو نے امام حسینؑ کو اور جوانان خاندان عبد المطلبؑ کو جو ہدایت کے چراغ اور علم و معرفت کے ستارے تھے۔ قتل کر دیا۔ تیرے سپاہیوں نے تیرے حکم سے ایک میدان میں انھیں یوں چھوڑا کہ وہ خون میں آغشتہ، لباس سے عریاں اور پیاس کے ساتھ قتل کئے ہوئے تھے۔

(۱۰)

امام زین العابدینؑ جو اپنے باپ کو واقعہ کربلا کے بعد عمر بھر روتے رہے، اور ان کی تمام زندگی مصائب حسینی کی یاد قائم رکھنے کے لئے ایک مرقع غم بنی ہوئی تھی، انھوں نے بھی خصوصیت سے امام حسینؑ کی پیاس کو برابر یاد کیا۔

علامہ سید بن طاؤس تحریر فرماتے ہیں:۔

عن الصادق علیہ السلام انہ قال ان زین العابدین علیہ السلام بکی علی ابیہ اربعین سنۃ صائما نہارہ وقائما لیلہ فاذا حضر الافطار جاء غلامہ بطعامہ وشرابہ فیضعہ بین یدیہ فیقول کل یا مولای فیقول قتل ابن رسول اللہ جائعا قتل ابن رسول اللہ عطشانا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ امام زین العابدینؑ اپنے پدر بزرگوار کو چالیس برس روئے درحالیکہ دن کو روزہ رکھتے تھے، اور رات بھر نمازیں پڑھتے تھے، جب افطار کا وقت آتا تھا اور آپ کا غلام کھانا اور پانی لیکر حاضر ہوتا تھا اور آپ کے سامنے رکھتا تھا اور عرض کرتا تھا کہ نوش فرمایئے تو حضرتؑ فرماتے تھے۔ افسوس رسولؐ کا فرزند بھوکا شہید ہوا، رسولؐ کا فرزند پیاسا شہید ہوا۔

(۱۱)

امام جعفر صادقؑ کا عہد شعائر تشیع کی اشاعت کے لحاظ سے امتیاز رکھتا ہے اس وقت جہاں ذکر امام حسینؑ، اقامت مجالس، گریہ و بکا وغیرہ کی طرف دعوت دینے میں اہتمام کیا گیا، خصوصیت سے عطش امام حسینؑ کی یاد قائم رکھنے کیلئے بھی ارشاد و ہدایت ہوئی

علامہ مجلسی طاب ثراہ تحریر فرماتے ہیں:۔

عن داؤد الرقی قال کنت عند ابی عبد اللہؑ اذ استسقی الماء فلما شربہ رایتہ قد استعبر واغرورقت عیناہ بدموعہ ثم قال لی یا داؤد لعن اللہ قاتل الحسینؑ نما من عبد شرب الماء فذکر الحسینؑ ولعن قاتلہ الا کتب اللہ لہ مائۃ الف حسنۃ الخ داؤد رقی کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں تھا۔ آپ نے پانی مانگا۔ جب نوش فرمایا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ پھر فرمایا اے داؤد جب امام حسینؑ کے قاتل پر لعنت کرے، جو بندہ مومن پانی پی کر امام حسینؑ کو یاد کرے اور حضرتؑ کے قاتل پر لعنت کرے خداوند عالم ایک لاکھ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔

(۱۲)

قمر بنی ہاشم حضرت ابو الفضل العباسؑ کی اولاد میں فضل بن محمد بن فضل بن حسن بن عبید اللہ بن عباس تھے جنھوں نے اپنے جد بزرگوار جناب عباسؑ کا ایک مرثیہ کہا ہے، اس میں پیاس کا خاص طور پر تذکرہ ہے۔

فبکی لاذکر للعباس موقفہ ۔۔۔ بکی بلاء دھاہم القوم یختلف

وحمی الحسینؑ ویحمیہ علی ظمأ ۔۔۔ ولا یوتی ولا یثنی فیختلف

(یعنی) مجھے یاد آتا ہے عباسؑ کا منظر کربلا میں جبکہ دشمنوں کے سر و کو وہ جھپٹ جھپٹ کر مار رہے تھے۔ حسینؑ کی نصرت و حمایت کر رہے تھے پیاس کے عالم میں، اور ذرہ بھر میدان سے پیچھے نہ ہٹتے تھے۔ (البصار العین مطبوعہ نجف ص۱۳۱ و اقناع اللائم مطبوعہ سیدا ص۱۶۳)

(۱۳)

امام رضا علیہ السلام کے دربار میں دعبل خزاعی نے جو مرثیہ پڑھا اس کے پہلے شعر میں اس مصیبت کا تذکرہ موجود ہے:۔

لطم لوخلت الحسین مجدلا ۔۔۔ وقد مات عطشانا بشط فرات

Presented by Ziaraat.Com

"اے حضرت فاطمہ زہرؑ آپ حسینؑ کو دیکھتیں خاک و خون میں آلودہ اس حالت میں کہ وہ نہر فرات کے کنارے پیاسے دنیا سے گئے تھے"۔

آگے بڑھ کر اس مرثیہ میں یہ دو شعر ہیں:۔

قبور بجنب النهر من ارض كربلا معرسهم فيها بشط فرات

توفوا عطاشى بالفرات فليتنى توفيت فيهم قبل حين وفاتى

نہر فرات کے کنارے زمین کربلا پر کچھ قبریں ہیں۔ وہ دنیا سے جانے والے پیاسے فرات کے کنارے اٹھ گئے کاش میں بھی ان کی نصرت میں اپنی جان نثار کرتا۔

(۱۴)

دعبل کا ایک اور مرثیہ ہے جس کا مطلع یہ ہے:۔

هلا بكيت على الحسينؑ واهله هلا بكيت لمن بكاه محمدٌ

(یعنی) کیوں نہیں روتے تم حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کو، کیوں نہیں روتے اس کو جس پر حضرت محمد مصطفےٰ نے گریہ فرمایا۔

اس مرثیہ میں آگے بڑھ کر وہ کہتے ہیں:۔

كيف القرار وفى السبا يا زينب قد عوقبوا طرا رة يا اخت

يا جدّ ان الكلب يشرب امنا ويا ونحن عن الفرات نطرد

کس طرح قرار آئے جب کہ قیدیوں میں زینبؑ ایسی معظمہ ہوں اور انتہا سوزش دل سے پکار رہی ہوں اے محمد مصطفےٰ اے نانا! پانی کتے تک پئیں خوب سیراب ہو کر اور ہم فرات سے روک دیئے جائیں!!

(۱۵)

چوتھی صدی ہجری کا زمانہ وہ ہے جب سلاطین دیالمہ وغیرہ کا اقتدار تھا اور شعرا اہلبیتؑ کثرت سے پیدا ہو گئے تھے۔ اب امام حسینؑ کا تذکرہ ہر لب پر تھا۔ اور اس تذکرہ میں تشنگی کا بیان ضرور ہوتا تھا۔

ایک طرف شرف الطالبین سید رضی طاب ثراہ امام حسینؑ کے غم میں مرثیہ کہتے ہیں جس کا مطلع ہے

کربلا لازلت کربا و بلا

اس میں فرماتے ہیں:۔

لم يذوقوا الماء حتى اجتمعوا بحدى السيف على ورد الردى

"کربلا کے شہیدوں کو پانی کا ایک قطرہ نہیں ملا یہاں تک کہ وہ سب تلوار کی دھار سے گزر کر موت کے گھاٹ پر پہونچے"۔

دوسری طرف کافی الکفاۃ صاحب ابن عباد کہتے ہیں۔

منعه شربته واطير قد اسرون صدا اها

"ان ظالموں نے امام حسینؑ پر پانی بند کر دیا حالانکہ طائر تک پیاس اپنی بجھا رہے تھے اسی دور کے ایک مشہور شاعر راہی تھے۔ ان کے اشعار ہیں۔

لست انسى النساء فى كربلا وحسينؑ ظام فريد وحيد

ساجد يلثم الثرى وعليه قضب الهند ركع و سجود

يطلب الماء والفرات قريب ويرى الماء دونه بعيد

"کربلا کا وہ دردناک منظر نہیں بھولتا جب حسینؑ پیاسے تھے اور یکہ و تنہا تھے زمین پر سجدۂ خالق میں جھکے ہوئے تھے اور تلواریں ان پر رکوع و سجود کر رہی تھیں۔ وہ پانی مانگ رہے تھے اور فرات ان سے قریب تھی مگر پانی ان سے بہت دور نظر آتا تھا"

اسی دور کے ایک شاعر موسیٰ نے کہا ہے:۔

لهفى على السبط وما نالهٗ قد مات عطشانا بكرب وغلما

"مجھے افسوس ہے رسولؐ کے نواسے کا جو پیاسا تشنگی کی تکلیف میں دنیا سے اٹھ گیا"۔ انہی کا دوسرا شعر ہے:۔

اذوق رى الماء وابن محمدٌ لم يرو حتى للمنون اذيقا

"کیا میں پانی سے سیراب ہوں اور رسولؐ کا فرزند پانی سے سیراب نہ ہوا یہاں تک کہ موت کے ساغر سے اس کی پیاس بجھائی گئی"۔

Presented by Ziaraat.Com

ایک اور شعر ہے:-

وجاء شمر الیہ حتی جرّعہ الموت وھو صاد

"شمر آیا اُن کے قریب یہاں تک کہ ان کو موت کا ساغر پلایا درانحالیکہ وہ پیاسے تھے"۔ عوفی شاعر نے کہا ہے:-

یا بابی النفس ظمآہ ماتوا ولم یشربوا المباحا

میرا باپ فدا ہو اُن پیاسے نفوس پر جو شہید ہو گئے۔ اور پانی سے سیراب نہ ہوئے۔ اسی شاعر نے دوسرے مرثیہ میں یوں کہا ہے:-

لم انس یوما للحسین وقد ثوی بالطف مسلوبا لرداء صریعا

ظمأ من ماء الفرات معطشا ریان من غصص الحتوف نقیعا

یرنو الی ماء الفرات بطرفہ فیراہ عنہ محرّما ممنوعا

"نہیں بھولا ہوں وہ دن جب حسینؑ نے خاک کربلا پر آرام کیا اس طرح کہ لباس ان کا لوٹ لیا گیا افسوس وہ فرات کے پانی سے پیاسے رہے اور موت کے ساغر سے سیراب ہوئے وہ فرات کے پانی کو بغور دیکھتے تھے تو اسے اپنے لئے حرام اور ممنوع پاتے تھے۔

ظاہر ہے کہ ان ابتدائی صدیوں میں جبکہ سلطنت باطل کا جبر موالیان اہلبیتؑ کو تذکرہ اہلبیتؑ کے اظہار سے مانع تھا جب تشنگی امام حسینؑ کا تذکرہ اس تواتر کے درجہ تک پہنچ ہوا نظر آتا ہے تو بعد کی صدیوں میں جبکہ مظالم کربلا کے تفصیلات کی اشاعت میں بہت اضافہ ہو گیا تشنگی امامؑ کی نمایاں مصیبت کب مخفی رہ سکتی تھی، چنانچہ وہ ہر دور میں اپنی اسی متواتر اور قطعی حیثیت پر باقی رہی، اور آج بھی باقی ہے۔ اور کربلا کے دلدوز جگر سوز واقعہ کے خصوصیات میں ایک نمایاں درجہ رکھتی ہے۔

پبلشر عابد طباطبائی، آنریری سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ

Presented by Ziaraat.Com